صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 6 جنوری 2010 بمطابق 19 محرم الحرام 1431 ہجری سہ پہر چار بجکر دس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

۔يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِۦ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسۡلِمُونَ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَقُولُواْ قَوۡلاً سَدِيدًا O يُصۡلِحۡ لَكُمۡ أَعۡمَـٰلَكُمۡ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوبَكُمۡ وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِيمًا۔

(ترجمہ): پس اللہ کی تعریف ہے۔ جو آسمان اور زمین اور تمام جہان کا رب ہے اور تمام بزرگی اور بڑائی اور کبریائی اسمان اور زمین میں اس کی ہے وہی غالب اور حکمت والا ہے۔ اے ایمان والو! اللہ سے اتنے ڈرو جتنا اس سے ڈرنا چاہیے اور مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی سیدھی اور سچی بات کیا کرو۔ تاکہ اللہ تعالیٰ تمارے کام سنوار دے اور تمہارے گناہ معاف فرمادے اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی تابعداری کریں اس نے بڑی کامیابی پالی۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

Mr Speaker: 'Questions's Hour'; Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib, Question No 182.

* 182- سرداراورنگزیب نلوٹھا: کیاوزیرآبپاشی وتوانائی ازراہ کرم ارشادفرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ حلقہ پی ایف 47 میں ندی دوڑ میں حفاظتی بند بنوائے گئے تھے;

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بند نالے میں بہہ گئے ہیں;

(ج) اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ حفاظتی بند دوبارہ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویزخٹک (وزیرآبپاشی): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ ماضی میں وقتاً فوقتاً حلقہ پی ایف 47 میں مختلف مقامات پر حفاظتی بند بنوائے گئے تھے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے کہ گزشتہ سالوں کے دوران سیلاب وطغیانی کی وجہ سے بعض مقامات پر حفاظتی بندوں کو نقصان پہنچا تھا۔

(ج) محکمہ نے دریادوڑ پر مندرجہ ذیل دوعدد پشتوں کی مرمت کا کام حال ہی میں مکمل کیا ہے:

نمبر شمار	کام کانام	تکمیل سال	تخمینہ لاگت
1	فلڈ پروٹیکشن ورک، حویلیاں دوڑپور	2006-07	Rs.1031577
2	فلڈ پروٹیکشن ورک جوعیہ گوڈھادوڑپور	2006-07	Rs.1034028

مزید عرض خدمت ہے کہ اگر سال 09-2008 میں فنڈ دستیاب ہوسکے تو حفاظتی بند کے ضمن میں مندرجہ ذیل کام کئے جائیں گے:

نمبر شمار	کام کانام	تکمیل سال	تخمینہ لاگت
1	فلڈ پروٹیکشن ورک حویلیاں	2008- 09	Rs.4000000.
2	فلڈ پروٹیکشن ورک چمبہ	2008-09	Rs.4000000.
3	فلڈ پروٹیکشن ورک جھنگرہ کشکہ	2008-09	Rs.2000000.

Mr. Speaker: Any supplementary?

سرداراورنگزیب نلوٹھا: میرا جی سپلیمنٹری کوئسچن یہ ہے منسٹر صاحب سے کہ فلڈ سے ان کو جو نقصان پہنچا ہے اورانہوں نے اس کی تفصیل بھی لکھی ہے، اس کو دوبارہ کب تک مرمت کریں گے اور جو آئندہ کے

منصوبے انہوں نے دیئے ہیں میرے حلقے میں فلڈ پروٹیکشن کیلئے، تو یہ کب فنڈ Allocate کریں گے تاکہ جلد از جلد ان کی تعمیر اور مرمت ہو سکے؟

جناب سپیکر: جی منسٹر اریگیشن، پرویز خان خٹک صاحب۔

وزیر آبپاشی: میں جناب سپیکر، جناب سردار صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ جیسے ہی فنڈز Available ہونگے اور کچھ Available ہو رہے ہیں، اس Protection کیلئے میں نے فنڈز رکھے ہوئے ہیں اور باقی جیسے ہی Available ہونگے، انشاء اللہ ہم پورا کریں گے۔

Mr. Speaker: Mr. Ghulam Mohammad, MPA, Question No. 203. Not present. یہ شازی خان ان کی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ہیں تو جواب آپ ہی پڑھ لیں نا اس کو سچن کا۔

جناب محمد شجاع خان (وزیر خوراک): سوال جی؟

جناب سپیکر: اچھا، کوسچن؟ ان کو پکا ادھر ہی رکھتے ہیں، بٹھاتے ہیں۔ Mr. Muhammad Ali Khan, Question No. 214. Not present. Mr Kushdil Khan Advocate. Not present. Dr. Zakirullah Khan, Question No. 11.

* 11 -ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر مال از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ مال ڈی آئی خان نے فارسٹ ڈویژن کے ریزرو فارسٹ کے (i) راکھ گھاس کا 2778 ایکڑ، (ii) راکھ لکڑی کا 3550 ایکڑ اور (iii) راکھ بند کورائی کا 341 ایکڑ رقبہ فوج کو منتقل کیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ بعد ازاں اس میں سے کچھ اراضی سویلین کو منتقل / الاٹ کی گئی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو محکمہ مال ڈی آئی خان کے مذکورہ اقدام کا قانونی جواز (Legal justification) کیا ہے، نیز جن سویلین کو مذکورہ بالا اراضی سے جتنی اراضی منتقل / الاٹ کی گئی ہے، ان کے نام، ولدیت، سکونت اور الاٹ شدہ اراضی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ (وزیر مال): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ ڈی آئی خان میں کل 17578 ایکڑ اراضی واقع مواضعات راکھ گھاس، راکھ لکڑی، راکھ بند کورائی جو کہ صوبائی حکومت کی ملکیت تھی اور خانہ کاشت میں محکمہ جنگلات درج تھا، صوبائی کابینہ کے فیصلے کے تحت Director General, Welfare and Rehabilitation, G.H.Q AG's Branch (W&R

Rawalpindi) کی چھٹی نمبر 29458/Rev/30-A مورخہ 15/2/2001 کی رو سے مخصوص شرائط پر الاٹ / منتقل ہوئی تھی۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) ڈی آئی خان میں 17578 ایکڑ رقبہ پاک فوج کو الاٹ ہوئی تھی جس کی تفصیل درجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	موضع	رقبہ	قسم زمین
(i)	راکھ گھاس	22224 کنال، 15 مرلے	غیر ممکن جنگل
(ii)	راکھ لکڑی	28485 کنال، 10 مرلہ	غیر ممکن جنگل ودریاو بنجر قدیم
(iii)	راکھ بند کورائی	2728 کنال	غیر ممکن جنگل
(iv)	دیگر مواضعات	87186 کنال، 5 مرلہ	غیر ممکن جنگل

مذکورہ اراضی آرمی کو ٹرانسفر کرانے کے بعد آرمی والوں نے ترقی حیثیت کر کے قابل کاشت بنائی جو کہ موجودہ وقت میں سی آر بی سی سے سیراب ہو رہی ہے۔ تمام الاٹمنٹس G.H.Q AG's Branch(W&R WR-1) کی سفارش پر سویلین کو ہو چکی ہیں۔ سویلین کی فہرست بمعہ الاٹمنٹ لیٹرز ایوان میں پیش کی گئی۔}

Mr. Speaker: Any supplementary?

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: سپلیمنٹری کوئسچن خو مے دا دے جی چه ډی آئی خان کښے ریزرو فارسټ وو نو زۀ د دے تپوس کومه چه دا ریزرو فارسټ وو، که دا د صوبائی حکومت زمکه وه چه دا چا ته الاټ شوے ده؟ نو زۀ د فارسټ منسټر صاحب نه تپوس کومه چه وه او که نه وه؟

Mr. Speaker: Minister for Law, please on behalf of Minister concerned.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): جناب سپیکر، As such ما سره څه انفارمیشن نشته دے، I think چه یا ئے ډیفر کړئ۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر، میرا ابھی اس قسم کا اس پر کوئسچن تھا اور اس پر Already ایک کمیٹی قائم ہو چکی ہے۔ اس کی سب کمیٹی ہے غنی داد خان کی سر براہی میں، اگر ان دونوں کو Club کر دیں تو میرے خیال میں زیادہ بہتر ہوگا۔ Same Questions ہیں، ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: ٹھیک ہے جی، صحیح ہے، No problem۔

جناب سپیکر: او۔کے،Club کرلیں اس کے ساتھ۔Next مفتی سید جانان صاحب، سوال نمبر490۔

* 490 - مفتی سید جانان: کیاوزیر مال ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ہنگو میں حالیہ آپریشن کے دوران متاثرین کو امدادی اشیاء بھیج دی گئی تھیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) متاثرین کو جو امدادی اشیاء بھجوائی گئی تھیں، ان میں سے ہر ایک کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(2) کونسی اشیاء متاثرین میں تقسیم کی گئی ہیں اور جو اشیاء تقسیم نہیں کی گئیں، وہ کہاں اور کس کے پاس ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

{مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ (وزیر مال): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (1) متاثرین کو جو اشیاء بھیجوائی گئی تھی، ان کی تفصیل درجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	اشیاء	تعداد
(i)	ٹینٹ	496
(ii)	کمبل	500
(iii)	چاول	50 تھیلے (50 کلو) فی تھیلہ

(2) تفصیل درجہ ذیل ہے۔

(i)	ٹینٹ	10 عدد (آرمی)
(ii)	---	15 عدد (پولیس)
(iii)	---	45 عدد (ایف۔سی)
(iv)	---	50 عدد (پی۔اے اور کرزئی)
(V)	---	12 عدد ٹوچی سکاوٹ
کل میزان	---	132 عدد

30 عدد کمبل: 4 عدد (ڈروڑی کیمپ): 10 عدد (گرلز کالج کیمپ): 2 عدد (ڈی سی او آفس ہنگو): کل 64 عدد تقسیم کے گئے۔

چاول کل 50 تھیلے (50 کلو) بہ تفصیل ذیل تقسیم کئے گئے:

46 تھیلے (50 کلو) چاول بذریعہ مفتی سید جانان صاحب، ایم پی اے، پی ایف۔43 ہنگو، تقسیم کئے گئے۔4 عدد تھیلے (50 کلو) ڈروڑی گرلز کالج اور ہنگو کیمپ متاثرین میں تقسیم کئے گئے۔

(ii) بقیہ ٹینٹ اور کمبل ڈی سی او آفس ہنگو میں پڑے ہیں، جن کی تفصیل یہ ہے:

(1)	ٹینٹ	346
(2)	کمبل	412 }

جناب سپیکر: جی څه سپلیمنټری پکښے شته؟

مفتی سید جانان: سپلیمنټری پکښے دا دے چه دا باقی کوم څیزونه پاتے دی جی، دا کمبلے جی، تقریباً 496 ټینټونه پاتے دی او 364 کمبلے پاتے دی، دا به دوئ چا ته ورکوی، دوئ چا ته به ئے حواله کوی او دے سره به دوئ څه کوی؟ په کوم بنیاد باندے د ډی سی او دفتر کښے دا پرتے دی؟

جناب سپیکر: جی۔

مفتی سید جانان: دا خو جی د خلقو په نوم باندے راغلی دی، په هغه خلقو باندے تکلیف تیر شوے دے، دا ولے اوس د ډی سی او دفتر کښے پرتے دی، دا په خلقو باندے ولے نه تقسیمیږی؟

Mr. Speaker: Ji Minister Law, please.

وزیر قانون: دا تفصیل به کتل غواړی جی۔ فی الحال مونږ سره داسے څه دغه نشته، دا کوم یو سوال دے، کومه محکمه ده؟

Mr. Speaker: Question No. 490.

وزیر قانون: Concerned Minister ته لږ پکار دی، ما سره څه۔۔۔۔

جناب سپیکر: د دے محکمے منسټر صاحب خوک دے؟ ستاره ایاز بی بی ده؟

وزیر قانون: مرید کاظم صاحب دے جی۔

مفتی سید جانان: بره ئے چه کوم لیکلے دے، په دے باندے ئے محکمه مال لیکلے دے بره۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: سپیکر صاحب، کیبنټ خو Collectively responsible وی۔

مفتی سید جانان: دا خو جی دا۔۔۔۔

وزیر قانون: زهٔ جی گزارش کومه، یو منټ۔ خبره ټهیک ده خو د Collective responsibility چه کوم Concept دے، هغه دا سے دے چه _ څه دغه دے منسټر صاحب راغلو۔

(اس مرحلہ پر وزیر مال ایوان میں داخل ہو گئے)

وزیر قانون: مونږه ذمه وار یو د یو بل خو دا ډیټیل چه وی نو دا هر یو متعلقه وزیر ته پخپله زیات انفارمیشن وی، بنه جواب به هغه ورکړی او بل زهٔ اپوزیشن ته ویلکم وایمه، پرون خو دوئ نه وو، نن راغلی دی، دا د خوشحالئ خبره ده چه ټول حاضر دی۔

جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ: کله جی اجلاس زر شروع شی او زر ختم شی لیکن منسټر صاحب ته پکار ده چه کله اسمبلئ ته راځی نو کم از کم د اسمبلئ دے کارروائی ته د توجه ورکوی۔

جناب سپیکر: جی مرید کاظم شاہ صاحب، آپ کا کوئسچن ہے۔

مفتی سید جانان: اس کو کوئی پتہ نہیں، اس کو کوئی پتہ نہیں ہے۔ وہ نیا آیا ہے، اس کو کوئی پتہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: مرید کاظم صاحب! آپ کو اس کوئسچن کا جواب معلوم ہے؟

وزیر مال: ان کو جواب مل چکا ہے، اگر یہ مطمئن نہ ہوں تو یہ اپنا سپلیمنٹری بتائیں کہ ان کا سپلیمنٹری کیا ہے؟

جناب سپیکر: سپلیمنٹری سوال پوچھیں۔

وزیر مال: سپلیمنٹری کوئسچن بتائیں، اس کے جواب سے اگر یہ مطمئن نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! ٹھیک ہے، آئندہ آپ لیٹ نہ آیا کریں، یہ زیادتی ہے۔

وزیر مال: پڑھیں جی، پڑھیں جی۔

جناب سپیکر: آپ اپنا کوئسچن Repeat کریں، مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: زما سوال دا دے چه دا به چا له ورکوی؟

وزیر مال: ڈسٹری بیوشن کا یہ ہے جی کہ جو ضروری تھے، وہ ہو گئے ہیں اور اب انشاء اللہ ان تمام کو تقسیم کیا جائے گا اور مفتی صاحب کو اعتماد میں لے کر تقسیم کر لیں گے جی۔

جناب سپیکر: ان کو ساتھ بٹھا کر۔

وزیر مال: ان کو ساتھ بٹھا کر، ان کو اعتماد میں لے کر انشاء اللہ وہ کر لیں گے۔

ایک آواز: یہ پہلے منسٹر کا سوال ہے، آپ سے پہلے والے منسٹر کا سوال ہے۔

جناب سپیکر: ان کو ساتھ بٹھا کر تقسیم کریں۔ جی محمد ظاہر شاہ صاحب، سوال نمبر 518۔

* 518 - جناب محمد ظاہر شاہ خان: کیا وزیر مال از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے 8 اکتوبر 2005 کے زلزلے سے متاثرہ لوگوں اور املاک کی بحالی کیلئے 'ایرا' اور 'پیرا' کے ادارے قائم کئے ہیں؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ شانگلہ میں ڈی آر یو کا دفتر قائم ہے اور اس میں ملازمین بھی بھرتی کئے گئے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ضلع شانگلہ اور ضلع سے باہر کے کتنے لوگوں کو کن پوسٹوں پر تعینات کیا گیا ہے، الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے، نیز آیا حکومت زلزلہ سے متاثرہ لوگوں کو اپنے ضلع میں بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ (وزیر مال): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) ڈی آر یو ضلع شانگلہ میں کل تیس افراد کو مختلف پوسٹوں پر تعینات کیا گیا ہے جن میں سے بیس افراد ضلع شانگلہ سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ بقایا دس کا تعلق دوسرے اضلاع سے ہے۔ جی ہاں، حکومت میرٹ پر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر: جی سپلیمنٹری شته دے؟

جناب محمد ظاہر شاہ خان: جی ہاں۔ سر، انہوں نے جز (ج) کے جواب میں کہا ہے کہ "ڈی آر یو ضلع شانگلہ میں کل تیس افراد کو مختلف پوسٹوں پر تعینات کیا گیا ہے جن میں سے بیس افراد ضلع شانگلہ سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ بقایا دس کا تعلق دوسرے اضلاع سے ہے"، نو سپیکر صاحب، زما ضمنی سوال دا دے چه کله دا زلزله راغلے وه او دا شانګله او دا علاقے پکښے تباه شوے وے

نو هغه وخت کښې حکومت دا اعلان کړے وو چه په دغه پوسټونو باندے چه کوم په دغه علاقو کښې دی، د لوکل خلقو اپوائنټمنټس کیږی نو دوئ دلته پکښې د بهر خلق اغستی دی حالانکه په دے شانګله کښې تعلیم یافته خلق شته دے او د دے مناسب خلق موجود دی لیکن د هغې باوجود دوئ د بهر نه خلق اغستی دی او پسمانده او مصیبت زده علاقه دوئ نظر انداز کړے ده جی۔

جناب سپیکر: اوس سپلیمنټری کوئسچن اوکړه جی۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: زهٔ دا وایمه چه د دوئ دا دعویٰ ده، منسټر صاحب، چه کوم د بهر کسان دی، دا د حکومت د پالیسئ خلاف ورزی ده جی، دا لرے کړئ او زمونږه د ضلعے کسان پکښې واخلئ جی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، منسٹر ریونیو، پلیز۔

وزیرمال: سر، یہ جو بیس پوسٹیں ہیں، یہ ڈسٹرک کیڈر کے ہیں اور باقی پوسٹیں پراونشل کیڈر کے ہیں جی۔ میں نے کل بھی ان سے یہ بات کی ہے کہ ہم ان سے بات کرلیں گے اور آئندہ اگر کوئی، کیونکہ یہ بھرتیاں تو ہوچکی ہیں جی، جب نئ کوئی پوسٹیں اس میں آئیں گی تو ہم آپ کے ساتھ بیٹھ کر وہ کریں گے کہ اگر ان کے پاس آدمی Available ہونگے تو ہم شانگلہ سے لے لیں گے اور اگر ٹیکنیکل پوسٹیں ہونگی اور ان کے پاس نہیں ہونگے تو پھر وہ، کیونکہ یہ پراونشل کیڈر پوسٹیں ہیں، ہم باہر سے لیں گے جی۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: سپیکر صاحب! زهٔ د دے منسټر صاحب شکریه ادا کومه او ورسره ورسره دوئ ته بحیثیت وزیر اپوائنټمنټس باندے هم زهٔ مبارکباد ورکومه۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ قاسم خان خٹک صاحب! سوال نمبر جی؟

ملک قاسم خان خٹک: منسٹر صاحب بہت اچھے آدمی ہیں تو میں اس سے مطمئن ہوں جی۔

وزیرمال: شکریہ۔

سردار شمعون یار خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: سردار شمعون یار خان صاحب۔

سردار شمعون یار خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ ظاہر شاہ صاحب نے جس چیز کی نشاندہی کی ہے، میں بھی اس چیز کی نشاندہی کرنا چاہتا ہوں۔ ڈی آر یو، ایبٹ آباد میں بھی اسی طرح اپوائنٹمنٹس ہوئی ہیں اور اس میں مقامی لوگوں کو نظرانداز کیا گیا ہے اور اس میں بڑی تعداد میں لوگوں کی اپوائنٹمنٹس ہوئی ہیں

جن میں آفیسرز بھی ہیں اور کلاس فور بھی ہیں، ان کو دوسرے اضلاع سے لے کر ان کی اپوائنٹمنٹس کی گئیں اور وہاں کے لوگ جو زلزلہ سے متاثر ہوئے تھے ڈسٹرکٹ کے، ان کے ساتھ یہ بہت بڑی زیادتی ہے-----

جناب سپیکر: سردار صاحب! شانگلہ سے Related کوئی کوئسچن ہے، وہ کریں، یہ فریش کوئسچن کے زمرے میں آتا ہے۔

سردار شمعون یار خان: یہ ڈی آر یو سے Related ہے، یہ بھی اسی سلسلے میں آرہا ہے-----

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، یہ ایک نہیں ہے، شانگلہ اور ایبٹ آباد میں کافی فرق ہے۔

سردار شمعون یار خان: جی بالکل ہے، آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے لیکن یہ محکمہ ایک ہی ہے-----

جناب سپیکر: فریش کوئسچن لے آئیں، فریش کوئسچن۔

سردار شمعون یار خان: محکمہ ایک ہی ہے کیونکہ یہ ایک ہی سسٹم کے 'انڈر' آرہا ہے، پراونشل-----

Mr Speaker: Next Malik Qasim Khan Khattak, Question No. 546.

* 546 - ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر مال ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کرک میں 2007 سے لیکر تا حال زمینوں کے انتقالات ہوئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ریونیو آفیسرز مختلف قسم کے دورہ جات کرتے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو (i) مذکورہ انتقالات کی تعداد کتنی ہے اور جو انتقالات پینڈنگ یا خارج ہوئے ہیں، ان کی تعداد الگ الگ بتائی جائے، نیز مذکورہ انتقالات سے حکومت کو جو ٹیکسز ادا کئے گئے ہیں، ان کے چالان کی کاپیاں فراہم کی جائیں؛

(ii) 2007 سے لیکر تا حال ریونیو آفیسرز کے دورہ جات کی تفصیل اور ٹی اے بل کی مد میں ادا شدہ رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؟

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ (وزیر مال): (الف) جی ہاں۔

(ب) ہاں۔

(ج) کل انتقالات 8549، منظور شدہ 7630، خارج شدہ 581، بقایا 338۔ کل ٹیکس 13024119، چالان اور دورہ جات کی کاپیاں ندارد۔ ٹی اے بل کی مد میں 94293 روپے ادا کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی سپلیمنٹری پکښے شته دے ؟

ملک قاسم خان خٹک: مخدوم صاحب 'گریٹ' شخصیت دے ، میں Satisfied ہوں جناب۔

وزیر مال: شکریہ جناب۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ محترمہ نور سحر بی بی، سوال نمبر 380۔

* 380 - محترمہ نور سحر: کیا وزیر داخلہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں ڈرائیونگ لائسنس محکمہ داخلہ جاری کرتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کل کتنے ڈرائیونگ لائسنس جاری ہوئے ہیں، ہر ضلع کی علیحدہ علیحدہ تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی نہیں۔

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران جتنے لائسنس جاری ہوئے ہیں، ضلع وائز تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

اضلاع	تعداد جاری شدہ لائسنس
پشاور	71676
چارسدہ	11854
نوشہرہ	17772
مردان	6755
صوابی	3299
کوہاٹ	4584
ھنگو	3386
کرک	2498

64426	ایبٹ آباد
8588	ہری پور
11289	مانسہرہ
2293	بٹگرام
2222	کوہستان
8474	بنوں
1756	لکی
8359	ڈی آئی خان
5078	ٹانک
15451	سوات
3952	شانگلہ
4495	بونیر
12201	دیرلوئر
5695	دیراپر
1491	چترال
278494	ٹوٹل

جناب سپیکر: جی سپلیمنتری پکښے شته دے ؟

محترمہ نور سحر: او جی، شته دے۔ میرا سوال یہ ہے محترم سپیکر صاحب، کہ یہ بوگس لائسنس کے سلسلے میں ان سے میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ نیب نے کوئی کارروائی کی ہے یا نہیں کی ہے اور اگر کی ہے تو کن کن شہروں میں کی ہے ؟

جناب سپیکر: جی وزیر متلقہ، منسٹر لاء پلیز جواب دے دیں۔

وزیر قانون: .It is a fresh Question ان کا جو کوئسچن ہے، انہوں نے صرف تفصیلات مانگی ہیں کہ کون کونسے ضلع میں کتنے ڈرائیونگ لائسنس جاری ہوئے ہیں؟ انہوں نے تو نیب کا ایک نیا قصہ نکال لیا، She should bring a fresh Question ji. جی یہ جو انہوں نے کوئسچن کیا ہے، مکمل تفصیلات ان کو دی گئی ہیں، اب یہ کسی اور اس میں چلی گئی ہیں تو She should bring it in fresh question.

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ نور سحر: میرا تو یہی مشورہ ہے کہ اسمبلی سے اس 'کوئسچنز آور' کو ختم کر دیا جائے کیونکہ یہ ہمیں جو گھر میں بھیج دیتے ہیں، یہی ان کیلئے کافی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ پوری تیاری کر کے نہیں آتے کہ علیحدہ کوئی کوئسچن اگر اس ڈیپارٹمنٹ سے پوچھا جائے تو یہ ہمیں جواب نہیں دے سکتے۔ پھر یہی کافی ہے کہ 'کوئسچنز آور' سے ایک گھنٹہ اسمبلی کا ضائع کرنے کا کیا فائدہ، اگر آپ ہمیں جواب نہیں دے سکتے؟ ہم نے اس ڈیپارٹمنٹ سے کوئسچن کیا ہے، (تالیاں) کسی اور ڈیپارٹمنٹ سے میں نے کوئسچن نہیں کیا ہے۔

(تالیاں)

وزیر قانون: اس طرح ہے سپیکر صاحب، کہ ایک تو یہ ہے کہ میرے خیال سے ممبران کو یہ چاہیئے کہ آپ کو مخاطب کریں، آپ کی طرف دیکھیں۔ (قہقہے)

محترمہ نور سحر: جواب تو آپ دے رہے ہیں، یہ تو پھر وہی بات ہوئی کہ 'الف' سے اللہ، 'ب' سے بلی-----

جناب سپیکر: نہیں، لاء منسٹر کا پوائنٹ ٹھیک ہے۔ اس طرف چیئر کو مخاطب کر کے آپ کو بولنا ہے۔

محترمہ نور سحر: سر، وہ تو پھر وہی بات ہوئی کہ 'الف' سے اللہ اور 'ب' سے بلی۔ کے۔ جی والے بچے تو ہم نہیں کہ اس کو دیکھ کر آپ کو کہیں کہ بس آپ بیٹھ جائیں۔ (تالیاں) آپ پوری تیاری کر کے آیا کریں اور ہمیں جواب دیا کریں۔

وزیر قانون: اس طرح ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کوئسچن کی طرف آ جائیں، کوئسچن کی طرف، فضول باتوں سے اجتناب کریں۔

وزیر قانون: اس طرح ہے، ان کا یہ سوال ہے کہ "آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں ڈرائیونگ لائسنس محکمہ داخلہ جاری کرتا ہے"، جواب ہے کہ 'جی نہیں'۔ "اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کل کتنے ڈرائیونگ لائسنس جاری ہوئے ہیں، ہر ضلع کی علیحدہ علیحدہ تفصیل فراہم کی جائے"، تو تمام ضلعوں کا مکمل ریکارڈ، تفصیلات ان کو دے دی ہیں، ابھی اگر سپلیمنٹری کوئسچن آتا ہے تو سپلیمنٹری کوئسچن اس کے اوپر ہو۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی اودریږئ، قاسم خان خټک صاحب مخکښې پاڅیدلے وو جی۔ جی قاسم خان خټک صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: سر، زما ریکویسټ دا دے چه زۀ د منسټر صاحب نه دا تپوس کومه چه ډرائیونګ لائسنس اکثر په نورو ملکونو کښې دی، آیا د دوئ دا اراده شته چه په ډرائیونګ لائسنس کښې د خون ګروپ چه کوم دے، هغه به اولیکی؟

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: یہ شامل ہوا ہے جی۔

جناب سپیکر: بلڈ گروپ؟

ملک قاسم خان خٹک: جی، بلڈ گروپ۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان، ستاسو څه سوال دے؟

جناب عبدالاکبر خان: اگر آپ جز (الف) کو دیکھیں تو آنریبل ممبر نے یہ پوچھا ہے کہ "آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں ڈرائیونگ لائسنس محکمہ داخلہ جاری کرتا ہے" تو جواب میں آیا ہے کہ "نہیں"، یعنی

زمونږه د دے سره څه کار نشته دے۔ پھر جب وہ کہتی ہیں کہ آپ ہمیں تفصیل بتادیں تو تفصیل وہی محکمہ دیتا ہے، یعنی اوپر کہتے ہیں کہ ہم جاری نہیں کرتے، دوسرے جز میں کہتے ہیں کہ یہ تفصیل، اتنے ہزار لائسنس ہیں، تو جب ان کا کام ہی نہیں ہے، جب یہ جاری ہی نہیں کرتے تو ان کو پھر تفصیل کا کیسے پتہ لگ گیا کہ یہ تفصیل ہے؟ میرا مطلب ہے کہ پہلے جو آنریبل ممبر نے پوچھا ہے یا آپ کے سیکرٹریٹ نے ہوم ڈیپارٹمنٹ کو بھیجا ہے، وہ 'صحیح' ہے، تبھی تو ان کو تفصیل معلوم ہے کیونکہ انہوں نے تفصیل دی ہے لیکن جب وہ پہلے جز میں کہتے ہیں کہ 'جی نہیں'، تو پھر دوسرے جز میں وہ تفصیل کیسے دے سکتے ہیں؟

<u>جناب سپیکر:</u> یہ ٹیکنیکل غلطی آ گئی۔ پہلے قاسم خان خٹک کا جواب دے دیں پھر اس کے بعد، جی۔

<u>وزیر قانون:</u> اس طرح ہے جی کہ بلڈ گروپ کے متعلق تو انفارمیشن نہیں لی، میں لے کر بتادونگا، یہاں پر ہوم سیکرٹری صاحب بیٹھے ہونگے، تو ان سے پوچھ کر میں جواب پھر ان کو دے دونگا۔

<u>جناب سپیکر:</u> ابھی گنڈاپور صاحب کہہ رہے ہیں کہ شامل ہوا ہے۔ اسرار اللہ خان گنڈاپور! کیا پوزیشن ہے؟

<u>جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور:</u> شامل ہوا ہے جی، یہ تو پشاور کا ہے۔

<u>وزیر قانون:</u> اچھا دوسرا جی کہ جو جز (الف) کا 'جی نہیں' میں جواب آیا ہے یہ تھوڑی سی کنفیوژن اسلئے ہے کہ یہ جو محکمہ داخلہ ہے، پولیس پہلے اس کے 'انڈر' آتی تھی، ابھی 'پولیس آرڈر' جب سے آیا ہے تو یہ آئی جی جو ہوتا ہے یا پی پی او، وہ بذات خود Ex Officio Secretary ہوتا ہے لیکن اب بھی جتنے پولیس کے سوالات ہیں، محکمہ داخلہ ان کے جوابات دیتا ہے، اسلئے تھوڑی بہت 'کنفیوژن' آپ کو لگی ہے۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> اس کا مطلب ہے کہ 'جی نہیں' جو ہے، وہ 'پولیس آرڈر' سے پہلے کا ہے اور تفصیل 'پولیس آرڈر' کے بعد ہے۔ (قہقہے) پھر تو بات یہی ہوئی نا کہ 'جی نہیں' کے بعد میں ہے اور دوسرا 'جی نہیں'۔۔۔۔۔ (قہقہے)

<u>محترمہ نور سحر:</u> جب آپ کو اپنے ڈیپارٹمنٹ کا پتہ نہیں تو آپ ادھر کیوں بیٹھے ہیں؟ آپ کو اپنے ڈیپارٹمنٹ کا پتہ ہونا چاہیئے۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> ملک قاسم خان خٹک صاحب، جی۔

<u>جناب محمد ظاہر شاہ خان:</u> زما ضمنی سوال دے جی۔

جناب سپیکر: جی، حاجی ظاہر شاہ صاحب۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: زهٔ د دے محکمے باره کښے معلومات کومه، دا خو محکمه داخله نه شوه، نو بیا دا کومه محکمه شوه؟

جناب سپیکر: دا نوے سوال دے بیا به ئے اوکړئ جی۔ جی قاسم خان خټک صاحب۔ دا 'کوئسچنز آور' دے جی، د دے ممبرانو ټائم ضائع کیږی۔ کوئسچن نمبر 383۔

* 383 - ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ گاڑیوں کی فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ نے گزشتہ دو سالوں میں کتنی گاڑیوں کے فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کئے ہیں، ٹرک، بس اور دوسری گاڑیوں کی ضلع وائز تفصیل فراہم کریں؟

وزیر داخلہ (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ گاڑیوں کے فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے۔

(ب) محکمہ پولیس نے سال 2007 اور سال 2008 میں جن گاڑیوں کے فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کئے ہیں، ان کی تفصیل ایوان میں پیش کر دی گئی۔

جناب سپیکر: جی بل ضمنی شته دے؟

ملک قاسم خان خٹک: جی سپلیمنټری پکښے دا دے چه په دیکښے شومره ګاډی دوئ 'ان فټ' قرار کړی دی په 08-2007 کښے؟ دا خو دوئ وائی چه مونږه 'فټ' کړی دی خو شومره ئے پکښے 'ان فټ' کړی دی چه دوئ Thoroughly investigation کړے دے؟

جناب سپیکر: جی منسټر صاحب! څه ریکارډ درسره شته دے؟

وزیر قانون: (قہقہہ) خبره دا ده جی تاسو تپوس د 'فټ' ګاډو کړے دے، اوس پکښے It's a fresh Question; he should bring a new Question، دا نوے سوال دے جی۔ دوئ سوال صرف د 'فټ' ګاډو کړے دے چه فټنس سرټیفکیټس مو شومره 'ایشو' کړی دی؟ ګورئ جی د دے جواب چه کوم دے، دا خامخا ټول ډیپارټمنټ دے، هر یو ډسټرکټ ته انفارمیشن د پاره کوئسچن ځی،

د ټولو ډسټرکټس نه بیا دا راغونډیږی، بیا به ډیپارټمنټ کښے ، نو مطلب دا دے چه دوئ ته زهٔ به وایم چه ښه ډیر ګاډی دی یا ښه ډیر کم ګاډی دی نو دا خو ګوره دا سے دغه جواب مونږه نه شو ورکولے ، تاسو نوے کوئسچن راوړئ نو بیا به۔

جناب سپیکر: جی بل سپلیمنټری ؟ جناب قاسم خان خٹک صاحب کا مائیک آن کریں۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب والا ، ما دا سپلیمنټری کوئسچن ځکه کړے وو چه جی دوئ ته یو مخے ځوک ورځی، عرض مے دا وو چه هلته کښے Fitness جاری کوی، تاسو ته پته ده چه هغوی هلته کښے څه طریقه کار اختیار کړے وی، چه دوئ 'ان فټ' څومره کړی دی To ensure چه اصلی سکرین کیږی، صاف و شفاف فټنس سرټیفکیټونه جاری کوی؟ مونږه خو د دے وجے دا کوئسچن کړے وو چه هلته کښے خو ټول بس لګیا دی، ورځه او د لین دین قیصه کیږی، نو زهٔ د دے وجے دا تپوس کومه چه 'ان فټ' ئے څومره کړل چه هغه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر:'ان فټ' پکښے هډو وی نه، (قہقہے) ټول فټ وی جی۔

محترمہ نور سحر: سر،اس کو کسچن کو یا کمیٹی کے حوالے کردیں یا یہ کوئی Satisfied جواب دے دیں۔

وزیر قانون: یہ تو We move towards a new Question، یہ تو Irrelevant ہے۔

جناب سپیکر: Relevant question پوچھیں جس کا ریکارڈ معزز وزیر صاحب کے پاس ہو۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر۔

جناب سپیکر: جی اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، یہ سال 2007 میں ضلع سوات شامل نہیں ہے اور سال 2008 میں انہوں نے لکھا ہے تو کیا یہ اس وقت سوات ضلع نہیں تھا یا ان کے پاس ریکارڈ نہیں تھا؟ یہ ذرا Explain کر دیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، نگہت اورکزئی بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر سر، یہ جو لکھا ہوا ہے 'امور داخلہ اور قبائلی علاقہ جات'، اس میں یہ نہیں کہ ٹرانسپورٹ کے ساتھ اس کا تعلق ہے یا 'ہوم اینڈ ٹرائیبل افیئرز' کے ساتھ اس کا تعلق ہے؟

جناب سپیکر: جناب وزیر صاحب! وړومبے خو ضلع سوات، اسرار اللہ خان صاحب چه کوم تپوس اوکړلو۔

وزیر قانون: سوات، زما خیال دے چه Some kind of typographic error یا څه Omission، دا پاتے شوے وی۔

جناب سپیکر: نه، دا سے په پټو سترګو باندے ئے ولے رالیږی چه پاتے کیږی؟ دا خو غلطه خبره ده، دا خو اسمبلی ده، څه دغه ته خو ئے نه رالیږی۔

(شور)

وزیر قانون: جناب سپیکر-----

جناب سپیکر: آپ بیٹھیں، میں پوچھ رہا ہوں نا۔جب میں خاموش ہو جاؤں تو تب آپ بولیں۔

وزیر قانون: ګنډاپور صاحب ته به دا Provide کړو جی----

جناب سپیکر: ٹھیک شوه جی۔

وزیر قانون: په سوات کښے د دوئ دلچسپی ده۔

جناب سپیکر: No, no, this is not the answer. دا آئنده د پاره داسے Negligence یا د داسے غلطئ ګنجائش هډو شته نه۔ (تالیاں)

محترمه نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: تاسو څه وایئ، بی بی؟

جناب شاه حسین خان: جناب سپیکر صاحب! د پاسه ئے پرے دا لیکلی دی 'وزیر ټرانسپورټ' ----

محترمه نگہت یاسمین اورکزئی: د دے تعلق د ټرانسپورټ سره دے۔

جناب شاه حسین خان: بیا وزیر ټرانسپورټ پکار دے----

محترمه نگہت یاسمین اورکزئی: سر، نو دا خو----

جناب شاه حسین خان: نو اول نه خو دا کلئیر کړئ چه دا د داخلے سره دے که د ټرانسپورټ سره دے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: او که دا د ټرانسپورټ سره ده۔۔۔

جناب شاه حسین خان: د دے جواب به وزیر داخله ورکوی او که۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: او که وزیر ټرانسپورټ به ورکوی؟

جناب شاه حسین خان: او که د ټرانسپورټ والا به ئے ورکوی؟

جناب سپیکر: دا کوم ډیپارټمنټ دے جی؟

وزیر قانون: دا مونږ سره دے جی، دا هوم ډیپارټمنټ سره دے جی۔

جناب شاه حسین خان: هوم ډیپارټمنټ خو ټرانسپورټ نه دے جی، ټرانسپورټ خو جدا یو ډیپارټمنټ دے۔ سپیکر صاحب! ټرانسپورټ جدا یو ډیپارټمنټ دے۔

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: سپیکر صاحب! سوال خو دوئ کړے دے، دا خو دوئ لیکلی دی چه "کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے"، دا سوال خو سوال کننده کړے دے نو دا خو هغه په خپل سوال کښے لیکلی دی کنه۔ دا خو بیا ستا سیکرټریټ متعلقه محکمے ته به لیږلے وی کنه چه دا د هوم سره تعلق ساتی۔ کوئسچن خو ممبر کړے دے، ممبر لیکلی دی چه "وزیر ٹرانسپورٹ ارشاد فرمائیں گے"، اوس فټنس خو ټرانسپورټ محکمه نه ورکوی، فټنس خو پولیس محکمه ورکوی۔

جناب شاه حسین خان: دا کلیئر کړئ جی چه جواب به څوک ورکوی؟

جناب سپیکر: بس ممبر صاحب به د غلطے محکمے نه سوال کړے وی، دا محکمه داخله سره دے۔

جناب لیاقت علی شباب (وزیر آبکاری و محاصل): سپیکر صاحب! د غلطے محکمے نه نه، د فټنس دا کار چه دے، دا د پولیس ډیپارټمنټ سره دے، د داخلے سره دے، دا ټرانسپورټ سره نه دے۔

Mr. Speaker: Next, Sardar Aurangzeb Khan Nalotha.

ملک قاسم خان خٹک: زمونږ د سوال جواب خو چه اوشی کنه۔

جناب سپیکر: دا تاسو پخپله د غلط سړی نه تپوس کړے دے نو۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: نو ما ته خو جواب ملاؤ نه شو۔ دا خو پکار وه چه ستاسو سیکرټریټ لیږلے وے۔

جناب سپیکر: قاسم خان صاحب! خپله غلطی په بل مه ورتپه، تاسو کښینئ جی۔ مخکښے جی سردار نلوټها صاحب، سوال نمبر 385۔

* 385 - سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر داخلہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ انسپکٹر جنرل پولیس محکمہ داخلہ کے ماتحت ہوتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو انسپکٹر جنرل پولیس و ہوم سیکرٹری سروس گروپ کی سینارٹی پوزیشن بتائی جائے؟

وزیر داخلہ (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) یہ درست ہے کہ صوبائی رولز آف بزنس کے مطابق محکمہ پولیس، محکمہ داخلہ کا ذیلی ادارہ ہے مگر 'پولیس آرڈر 2002' کے تحت پولیس سربراہ کا درجہ صوبائی سیکرٹری کا ہے اور 'پولیس آرڈر' کی روشنی میں محکمہ عامہ، صوبہ سرحد کی جانب سے بذریعہ نوٹیفیکیشن نمبر SOR-111(E&AD)2(144)03، مورخہ 15.10.2003 صوبائی پولیس آفیسر کو صوبائی سیکرٹری کا درجہ دیا گیا ہے ہو۔

(ب) انسپکٹر جنرل آف پولیس اور موجودہ ہوم سیکرٹری کا سروس گروپ (پولیس) ہے لیکن جہاں تک سینارٹی کا تعلق ہے تو موجودہ صوبائی پولیس آفیسر موجودہ ہوم سیکرٹری سے سینیئر ہیں۔ یہاں یہ قابل ذکر ہے کہ تمام صوبائی سیکرٹریز، چیف سیکرٹری کے ماتحت ہیں۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری ہے؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی میں نے کوئسچن تو کوئی اور بھیجا تھا، وہ جواب مکمل نہیں آیا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں منسٹر صاحب سے کہ جس طرح صوبائی حکومت لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 میں کچھ ترامیم لانا چاہتی ہے اسی سیشن میں، میں ان سے یہ کوئسچن کرتا ہوں کہ آیا 'پولیس آرڈر 2002' جس میں پراسیکیوشن اور انوسٹی گیشن پولیس کے اندر دو محکمے بنائے گئے تھے جن سے پورے صوبے کے عوام سخت پریشان ہیں، مطلب یہ ہے کہ دو دکانیں کھل گئی ہیں، لوگ ایک طرف جاتے ہیں، دوسری طرف جاتے ہیں اور ان کو بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، تو میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا 'پولیس آرڈر 2002' میں امنڈمنٹ لانے کیلئے بھی آپ اسی سیشن میں ارادہ رکھتے ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، آپ کے ارادوں کا پوچھ رہے ہیں۔ جی!

وزیر قانون: تو میں جواب دونگا لیکن یہ نیا کوسچن ہے، It's altogether another Question لیکن جواب اس کا یہ ہے کہ اس کے اوپر تمام صوبوں کے سارے ہوم سیکرٹریز اور پی پی اوز جو آئی جیز ہوتے ہیں، کی ایک میٹنگ ہوئی تھی دو تین ہفتے پہلے اسلام آباد میں، جس میں فیڈرل کے جو Secretary Interior ہیں اور شاید منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوں وہاں پر، تو اس میں یہ ڈسکشن ہوئی کہ Sixth Schedule میں جن Laws کو Protection تھا، وہ 31 دسمبر یعنی ابھی جو 31 دسمبر گزرا ہے، کو ختم ہو گیا ہے، تو Including Local Government Ordinance بھی وہ ہو گیا، پھر 'پولیس آرڈر' بھی ہو گیا تو اس میں یہ ساری چیزیں ہیں کہ جن کا Protection ختم ہو گیا ہے تو ابھی In principle it should go to each and every province، ان کے پاس یہ سبجیکٹ جائے اور وہ Legislate کرے تو شاید اس کے اوپر اس وقت ابھی حتمی فیصلہ نہیں ہوا کیونکہ فیڈرل گورنمنٹ کی ایک سوچ ہے کہ اس کو اس طریقے سے ہم ریگولیٹ کریں کہ تمام صوبوں میں ایک جیسی لیجسلیشن ہو، تو ابھی یہ-----

جناب سپیکر: Transitional period میں ہے؟

وزیر قانون: ہاں جی۔

جناب سپیکر: جی آگے ملک قاسم خان، ملک قاسم خان خٹک صاحب۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر صاحب-----

جناب سپیکر: دا مخکښې به تګ هم غواړي، دا يو اخې-----

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: سپیکر صاحب! وزیر صاحب یو-----

جناب سپیکر: که اهم خبره وې نو ته به مخکښې پاڅیدلے وې، تا به پریښې وو دا؟

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر صاحب! دے وزیر صاحب یوه خبره اوکړله۔ د دے نه مخکښې سوال کښې چه د پولیس محکمه د دوئ لاندے نه راځي، که دے سوال کښې تاسو اوګورئ جي، دوئ په جز (الف) کښې وائي چه "آیا یہ درست ہے کہ صوبائی رولز آف بزنس کے مطابق محکمہ پولیس محکمہ داخلہ کا ذیلی ادارہ ہے"، یو طرف ته دوئ وائي جي چه د پولیس محکمه داخله سره تعلق نشته دے ځکه مونږه

د لائسنس والا جواب نه شو ورکولے ، دلته کښے جواب ورکوی چه جی دا ذیلی اداره ده، نو وزیر صاحب د د دے Clarification اوکړی چه هغه مخکښے Statement چه دوئ ورکړے وو، هغه ټهیک وو او که دا اوس کوم Statement ئے ورکړے دے ، دا ټهیک دے جی؟

جناب سپیکر: جی۔

وزیر قانون: د دے جواب به ډیر 'شارټ' ورکړو جی، These are half cooked facts هغه سړے چه نیم جواب اووائی او نیم ورپسے بیا نه وائی کنه، هغے کښے بیا ځان له مطلبونه لټوی نو دغه انجام به ئے وی۔ که تاسو پوره جواب اووایئ نو زما په خیال دا به کلیئر شی۔ "یہ درست ہے کہ محکمہ صوبائی رولزآف بزنس کے مطابق محکمہ پولیس محکمہ داخلہ کا ذیلی ادارہ ہے مگر پولیس آرڈر 2002 کے تحت پولیس سربراہ کا درجہ صوبائی سیکرٹری کا ہے اور پولیس آرڈر کی روشنی میں محکمہ داخلہ صوبہ سرحد کی جانب سے بذریعہ نوٹیفکیشن مورخہ 15-10-2003 صوبائی پولیس آفیسر کو صوبائی سیکرٹری کا درجہ دیا گیا ہے"، په دے باندے ما، Ex officio جوہے پولیس-----

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر صاحب-----

Minister for Law: Let me finish, let me finish

جناب سپیکر: یو منټ کښینه چه هغوی جواب پوره کړی۔ تهٔ کښینه سکندر خان-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔

وزیر قانون: نیب کښے چه کوم کوم کسان مونږه Try کړی دی، مونږ ته ټول یاد دی، هغه ټول مونږ سره په نیب عدالتونو کښے ملاویدل-----

جناب سپیکر: دا Clerical mistake دے او جواب ټهیک دے۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: یہ Clerical mistake ہے، جواب ٹھیک ہے، بیٹھ جائیں۔ آگے جی، ملک قاسم خان، کوئسچین نمبر 405۔

* 405 - <u>ملک قاسم خان خٹک:</u> کیا وزیر جیلخانہ جات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے سنٹرل جیلوں میں قیدیوں کیلئے کھانے پینے کی اشیاء کی فراہمی کا ٹھیکہ دیا جاتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) سنٹرل جیلوں میں قیدیوں کے کھانے پینے کی اشیاء کی فراہمی کا ٹھیکہ کن کن ٹھیکیداروں کو کس ریٹ پر دیا گیا ہے؛

(ii) گزشتہ سالوں کے ریٹ، ٹھیکیداروں کے نام اور اگر کسی کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>میاں نثار گل کاکاخیل (وزیر جیلخانہ جات):</u> (الف) یہ درست ہے۔

(ب) (i) گزشتہ پانچ سالوں میں قیدیوں، حوالاتیوں کو کھانے پینے کی اشیاء کے ٹھیکے کے نرخ بمع نام مجوزہ ٹھیکیداروں کی مکمل فہرست ایوان میں پیش کر دی گئی ہے۔

(ii) ٹھیکے کے قواعد وضوابط کی خلاف ورزی کرنے پر مندرجہ ذیل ٹھیکیداروں کو بلیک لسٹ کر دیا گیا ہے:

1۔ ٹھیکیدار حاجی نیاز بشیر ولد لعل بشیر، محلہ قادر آباد، گلبہار نمبر 3 پشاور۔

2۔ ٹھیکیدار حاجی تلاوت اینڈ کمپنی، محلہ بٹکرئی تحصیل وضلع نوشہرہ۔

3۔ ٹھیکیدار فلک نیاز اینڈ سنز، محلہ قادر آباد گلبہار نمبر 3 پشاور۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی سپلیمنٹری پکښے شته؟

<u>ملک قاسم خان خٹک:</u> یره جی سپلیمنٹری پکښے یو شته چه آیا منسٹر صاحب مونږ ته دا اوښائی چه د دے، چونکه د جیل ډیرو قیدیانو نه ما ته خطونه راځی چه زمونږ خوراک ډیر معیاری نه دے، د دے د پاره دوئ څه د بورډ قائمولو کوشش کوی د جیل خوراک د چیک کولو د پاره چه هغه خوراک غیر معیاری Ensure کړی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی جناب وزیر جیلخانہ جات، میاں نثار گل صاحب جی۔

<u>وزیر جیلخانہ جات:</u> شکریہ، جناب سپیکر۔ میرے بھائی کا جو ضمنی سوال ہے، انہوں نے کہا کہ جیلوں سے مجھے خطوط آتے ہیں کہ جیل کے کھانے اچھے نہیں ہیں جناب سپیکر، جب سے میں وزیر جیلخانہ جات بنا

ہوں تو میں ملک قاسم خان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے جیلوں میں اس سے پہلے گھی کا برانڈ نہیں تھا، ہم نے گھی کا برانڈر کھا، اس میں شمع گھی ہمارے جیلوں میں ابھی سپلائی ہوتا ہے۔ آپ جدھر بھی جائیں ہم نے شمع گھی جو پاکستان میں سب سے اچھا برانڈ ہے، ہمارے ہاں چائے کا برانڈ نہیں تھا جناب سپیکر، وہ کھلی چائے ابھی بھی ان قیدیوں کو پلائی جاتی ہے، ہم نے بروک بانڈ اور لپٹن کو Introduce کرایا جیلوں میں، ابھی ہمارے ہاں بروک بانڈ اور لپٹن کی چائے آتی ہے۔ ہمارے ہاں فریش دودھ تھا، ہم نے یہ آرڈر کرلیا کہ فریش دودھ کو ہم نے بند کرلیا کیونکہ اس میں پانی کا Mix up ہوتا ہے، ہم نے ملک پیک یا حلیب جو بھی تھا، وہ ہم نے سپلائی کرلیا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس سے بھی اعلیٰ ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ جیلوں کے بھائی ہمارے بھائی ہیں، جتنا بھی اچھا کھانا ہو، وہ ان کو کھلائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم کوشش کریں گے کہ اس سے بھی اچھا دلا دیں۔

<u>محترمہ نور سحر</u>: جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، ہاں جی۔

<u>محترمہ نور سحر</u>: میں ایک ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں، جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: بی بی، اگر جواب دینے سے پہلے آپ سب اکٹھے پوچھا کریں تو منسٹر صاحب At a time جواب دیں گے، یہ پریکٹس ذرا شروع کریں جی۔ بتائیں کیا سوال ہے جی؟ نور سحر بی بی کا مائیک آن کریں۔

<u>محترمہ نور سحر</u>: میرا کوسچن ہے کہ اس میں انہوں نے جس ٹھیکیدار کا نام لکھا ہے، حاجی نیاز بشیر ولد لعل بشیر، اس سے انہوں نے بلیک لسٹ ہونے کی وجہ سے ٹھیکہ لے لیا ہے، پھر آخر میں نمبر تھرڈ پر دیکھیں، ٹھیکیدار فلک نیاز، یعنی اس کا کوئی بھائی ہے کہ کوئی ہے، وہ بھی محلہ قادر آباد گلبہار نمبر 3 سے ہے، تو میں ان سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ایک بھائی بلیک لسٹ ہو گیا تو دوسرے کو انہوں نے کیوں ٹھیکہ دیا ہے؟ ایک خاندان میں سب کو دینا ہے یا کسی اور کو بھی دینا ہے؟

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں، یہ ضروری نہیں ہے کہ سارے ہی چور ہوں، ایک گندا ہوگا، دوسرا ٹھیک ہوگا۔

<u>وزیر جیلخانہ جات</u>: سر، میں جواب دیتا ہوں جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: بیٹھ جائیں۔ وزیر صاحب، بیٹھ جائیں آپ، Questions' Hour is finished۔

<u>وزیر جیلخانہ جات</u>: اچھا۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

203-جناب غلام محمد: کیا وزیر آبپاشی و توانائی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع چترال میں غوچار کوہ آبپاشی سکیم پر آرڈی نمبر 10,000 تک لائینگ اور Rehabilitation کا کام مکمل ہو چکا ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ نہر میں مطلوبہ مقدار میں پانی فراہم ہو رہا ہے اور لوگ اس سے استفادہ کر رہے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات نفی میں ہوں تو حکومت کب تک مذکورہ نہر میں مطلوبہ مقدار میں پانی فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں، مذکورہ نہر میں آرڈی Zero سے 10,000 تک لائینگ اور Rehabilitation کا کام مکمل ہو چکا ہے۔

(ب) جی ہاں، مذکورہ نہر میں آرڈی Zero سے 10,000 تک پانی جاری ہے۔

(ج) مذکورہ نہر پر آرڈی Zero سے 10,000 تک اور آرڈی 22,000 سے لیکر آرڈی 34000 تک کام مکمل ہو چکا ہے اور اس پر بقایا کام 09-2008 تک مکمل کر دیا جائے گا جس کے بعد نہر میں سے Tail Head تک پانی جاری کر دیا جائے گا۔

214-جناب محمد علی خان: کیا وزیر آبپاشی و توانائی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پی ایف 22 میں واقع یونین کونسل پنج پاؤ اور یونین کونسل مٹہ مغل خیل کے ساتھ مہمند ایجنسی کے پہاڑ اور ان سے نکلے ہوئے خوڑ ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ہر سال بارشوں کے موسم میں مذکورہ پہاڑوں سے سیلابی ریلہ آ کر مذکورہ دونوں یونین کونسلز اور شبقدر بازار بمعہ ارد گرد کے علاقوں کے باشندوں کے کروڑوں روپوں کا نقصان کرتا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ دونوں کونسلوں میں آبپاشی کی کمی ہے اور ہزاروں ایکڑ زمین بنجر پڑی ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت ان مذکورہ علاقوں میں سمال ڈیم تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ لوگوں کی جان و مال کے تحفظ کے علاوہ ہزاروں ایکڑ زمین بھی سیراب ہو سکے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) ان دونوں یونین کونسلوں میں مندرجہ ذیل نہری نظام موجود ہے۔

(1) نیو مچھنی نہری سسٹم۔

(2) سبحان خوڑ نہر۔

لیکن کچھ رقبہ ان دونوں نہری نظام کی 'کمانڈ' سے باہر ہے اور اس کیلئے متبادل آبپاشی نظام ضروری ہے۔

(د) سمال ڈیمز آرگنائزیشن پشاور متعلقہ کنسلٹنٹ ٹیکنیکل ٹیم اور معزز رکن اور صوبائی اسمبلی کے نمائندوں نے مذکورہ علاقوں کا معائنہ کیا ہے جس پر سروے اور ابتدائی تحقیقاتی عمل (Pre Feasibility Study) کا کام شروع کیا ہے۔

239- جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): کیا وزیر آبپاشی و توانائی از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ لفٹ ایریگیشن کینال کیلئے پچھلے پانچ سال بشمول مالی سال 2008-09 میں بجٹ منظور ہوا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) مذکورہ مد کیلئے پچھلے پانچ سالوں میں کتنا فنڈ منظور ہوا اور یہ کس مد میں خرچ ہوا، نیز 2008-09 میں مذکورہ مد میں کتنا فنڈ کن کاموں کیلئے منظور ہوا؛

(2) پچھلے پانچ سالوں میں ورسک گریوٹی کینال کیلئے کتنا فنڈ منظور ہوا تھا اور یہ فنڈ کس مد میں خرچ کیا گیا، تفصیل فراہم کی جائے، نیز 2008-09 میں مذکورہ مد میں کتنا فنڈ کن کاموں کیلئے منظور ہوا، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں۔

(ب) پچھلے پانچ سالوں میں جو فنڈ منظور ہوا تھا اس کی تفصیل نیچے درج ہے:

2007-08	2006-07	2005-06	2004-05	2003-04	گریوٹی کنال
7755400	2975915	4571225	3686930	4194211	نہروں کی صفائی
9388314	8800617	2904000	1087000	-----	اے ڈی پی
30475211	34127831	-----	-----	-----	بحالی
2355013	10303268	308754102	-----	-----	لائننگ
5552346	2975915	2867976	2493729	2443783	لفٹ کنال
-----	7999838	-----	-----	8515963	اے ڈی پی فنڈ میں
9167331	6516339	-----	-----	-----	بحالی
8641482	10665075	4146841	-----	-----	لائننگ

مندرجہ بالا فنڈ نہروں کی صفائی اور مرمت کے کاموں پر خرچ ہوا ہے۔

ورسک گریوٹی کینال کیلئے پچھلے پانچ سالوں میں جو فنڈ منظور ہوا تھا ان کی تفصیل یہ ہے:

2003-04	2004-05	2005-06	2006-07	2007-08
4194211	3686930	4731227	8085473	7300595

نہروں کی صفائی اور مرمت کیلئے پی سی ون تخمینہ لاگت 21.155 ملین فنڈ منظور ہوا ہے لیکن فنڈ پچاس لاکھ روپیہ ورسک کینال ڈویژن کیلئے موصول ہوا ہے لیکن ابھی تک اس ضمن میں کوئی خرچ نہیں ہوا ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جن معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں، ان کے اسمائے گرامی ہیں: جناب زرشید خان صاحب، وزیر زکواۃ و عشر، 6 جنوری 2010 کیلئے؛ جناب انور سیف اللہ خان، 6 جنوری 2010 تا 15 جنوری 2010؛ جناب سید عاقل شاہ صاحب، 6 جنوری 2010 تا 9 جنوری 2010؛ جناب احمد خان بہادر صاحب، آج کیلئے تو Is it the desire of the House that the leave applied for may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: Item No. 5, 'Question of Privilege'; Mr. Taj Muhammad Khan Tarand Sahib, to please move his privilege motion No. 80. Mr. Taj Muhammad Khan Tarand Sahib.

جناب تاج محمد خان ترند: شکریہ، جناب سپیکر۔ میرے حلقہ پی ایف۔59، بٹگرام I میں پچھلے دنوں محکمہ ڈاکخانہ جات نے کچھ ڈاکخانے بند کئے تھے جس کی وجہ سے لوگوں کو بہت زیادہ تکلیف کا سامنا تھا۔ میں اس سلسلے میں پوسٹ ماسٹر جنرل ڈاکخانہ جات، صوبہ پختونخوا سے اس کے دفتر میں ملا، جو انتہائی اچھے طریقے سے ملے اور مجھے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات ایبٹ آباد سے ملنے کو کہا اور خود بھی اس کو فون کیا۔ میں مورخہ 11 نومبر 2009 کو ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ، احسان کے دفتر میں گیا اور بند ڈاکخانوں کے بارے میں اس سے بات کی۔ احسان صاحب نے مسئلہ حل کرنے کی بجائے تقریر شروع کر دی کہ ہمارے ملک کے سیاستدان انتہائی دو نمبر اور کرپٹ لوگ ہیں جنہوں نے اس ملک کو تباہ کر دیا ہے اور بیوروکریسی کو بھی ان لوگوں نے تباہ کر دیا ہے اور ساتھ اور بھی بہت سی باتیں کرنے لگا۔ میں اس کے دفتر سے باہر آیا اور پوسٹ ماسٹر جنرل کو فون پر یہ واقعہ سنایا جس نے مسئلہ خود حل کرنے کی یقین دہانی کرائی۔ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات ہزارہ ایبٹ آباد، احسان صاحب کی مذکورہ بالا باتوں سے نہ صرف میرا بلکہ اس پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا میری اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب، آپ Oppose تو نہیں کرتے؟

Minister for Law: I agree, Sir.

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the privilege motion moved by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the concerned Committee.

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Speaker: Item No. 7, 'Call Attention Notices'. Mr. Aateef ur Rehman, to please move his 'Call Attention Notice' No. 241. Mr. Aateef ur Rehman, please. Not present, it lapses. Ms Shagufta Malik Bibi, to please move her 'Call Attention Notice' No. 244. Ms Shagufta Malik Bibi.

محترمہ شگفتہ: شکریہ۔جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ایوان کی توجہ ایک اہم اور فوری مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں اور وہ یہ کہ صوبہ پختونخوا میں افغان مہاجرین جو کہ پچھلے تیس سالوں سے رہائش پذیر ہیں، میں سے جن کے پاس مہاجرین کارڈز ہیں یا وہ افغان جو باقاعدہ سفری دستاویز پر پاکستان آتے ہیں،ان کو پولیس کی جانب سے بلاوجہ تنگ کیا جارہاہے جس کی وجہ سے ان کے دلوں میں پختونخوااور پختونوں، ہمارے ملک کا Image خراب ہوتاہے، لہذاافغان مہاجرین کو اپنے ملک واپس بھیجنے کا مناسب انتظام کیاجائے، نیز سفری دستاویز ہمراہ ہونے پران کو بلاوجہ حراست یاتنگ کرنے سے گریز کیاجائے۔

جناب سپیکر! زمونږه په دے صوبه کښے یا زمونږ په دے ملک کښے د تیر دیرش کالو نه چه کوم افغان مهاجرین دی نو دیکښے اکثر هغه خلق چه کومو سره خپل پوره ډاکومنټس وی، د هغوی پاسپورټ، آئی ډی کارډ، د هغے باوجود هغه بلاوجه هغوی تنګوی او ځائے په ځائے هغوی په حراست کښے اخلی او بغیر د څه وجے او بغیر د څه تپوسه هغوی ډیر زیات تنګوی، نو زما به دا ریکویسټ وی چه زمونږه پولیس ډیپارټمنټ په دیکښے ایکشن واخلی ځکه چه د دوئ د پاره مناسب انتظام اوشی چه دوئ خپل ملک ته یو ډیر ښه طریقے سره لاړ شی یا دا چه دوئ ځائے په ځائے تنګوی نو د دے سره د پختنو امیج خرابیږی او د دے نه علاوه دا پښتانه چه کوم دی نو هغوی هم زمونږ ورونړه، خویندے دی نو پکار دا دی چه دا زمونږه ګاونډی ملک دے او د دے د پاره مناسب انتظام اوکړے شی۔ ډیره مننه۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! میں ایک بات کرناچاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: بی بی! کال اٹینشن ہے،اس پر ڈیبیٹ نہیں ہوسکتی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ایک چھوٹی سی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: چھوٹی سی بھی نہیں ہوسکتی۔

بیرسٹرارشد عبداللہ (وزیر قانون): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی،لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: اس طرح ہے جی،دا سے ده جی-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر-----

<u>جناب سپیکر:</u> د رولز خلاف ورزی دہ جی۔

(قطع کلامی)

<u>جناب سپیکر:</u> بی بی، خبرہ نہ شے کولے کنہ۔

<u>وزیر قانون:</u> دا داسے شوے دہ چہ د افغان مهاجرینو وروڼرو خو پہ دے خاورہ د دیرش کالو نہ زیات موڼر خلقو خدمت کڑے دے، اوس نوے چہ کوم یو این ایجنسی سرہ Understanding، دا یو Tripartite غوندے ایگریمنٹ شوے دے د افغانستان گورنمنٹ سرہ زموڼرہ او د یو این Auspices د لاندے نو 2012 پورے Extend شوے دہ د دوئ دا Stay دلتہ، خو دا ستاسو د هاؤس پہ نالج کښے اضافہ کول غواړم چہ دے وخت کښے پہ دے ملک کښے کم ازکم لس لکھہ افغانیان وروڼرہ، خویندے چہ کوم دی، They are living without valid documents، هغہ پی آر کارډز وی د دوئ، هغہ پی آر کارډز دوئ سرہ نشتہ نو د هغے وجے نہ دا مسئلہ جوړہ شی۔ بلہ دا چہ لاء اینډ آرډر سچویشن کښے یا Criminal activities کښے هم بعضے کسان د مهاجرو کیمپ کښے اوسیږی، هغہ پکښے پہ څہ نہ څہ، یعنی ټول نہ دی، ډیر لږ دی خو بهرحال د پولیس ریډ، خو کہ داسے صورتحال وی، بالکل دوئ د Identify کړی چہ پی آر کارډز ورسرہ خپل وی او بیا ئے هم پولیس تنگوی نو بالکل بیا خو موڼر بہ هغہ متعلقہ افسر نہ تپوس کوؤ او د هغہ خلاف بہ ایکشن اخلو خو صرف د دوئ پہ نالج کښے دا اضافہ کول غواړم چہ لس لکھہ خلق دی پہ دے ټول پاکستان کښے مهاجر چہ هغوی سرہ Valid documents نشتہ او نن سبا چہ Valid documents ما سرہ نہ وی، داسے Security Threats وی چہ خامخا بہ مے پولیس نیسی نو This is essential یا د ځان سرہ خپل ډاکومنټس گرځوی او کہ نہ وی نو مطلب دا دے چہ بیا بہ خپل ملک تہ ځی۔

ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی پشاور (ترمیمی) آرڈیننس 2009 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

<u>Mr. Speaker:</u> Item No. 8. The honourable Minister for Housing to please lay on the table of the House the Defence Housing Authority Peshawar (Amendment) Ordinance, 2009. The honouralbe Minister for Housing, please.

(تالیاں)

ملک امجد خان آفریدی (وزیر ہاؤسنگ): شکریہ، جناب سپیکر۔ میں ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی پشاور (امنڈمنٹ) آرڈیننس 2009 کو ایوان میں پیش کرتا ہوں جی۔

Mr. Speaker: It stands laid.

(تالیاں)

جناب سپیکر: امجد آفریدی صاحب! یہ آج آپ کو بڑی Thumping ہوئی، کیا بات ہے؟

وزیر ہاؤسنگ: جناب سپیکر صاحب! یہ ایک ہی آرڈیننس ہے ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کا، اب یہ دو سال ہو گئے میری منسٹری کو اور ابھی تک اس معزز ایوان کے کسی بھی رکن نے کوئی کوسچن نہیں کیا ہے لیکن یہ ایک ہی بل ہے جس کو بار بار پیش کرتے ہیں۔ میرے خیال میں اگر اس کو آپ اپنے Consideration میں لے لیں تو یہ پاس ہو جائے گا، نہیں تو اس نے پاس نہیں ہونا ہے جی۔

(قہقہے)

پبلک سروس کمیشن مسودہ قانون 2009 کا ایوان میں پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 9. The honourable Minister for Law, on behalf of the honourable Chief Minister, NWFP, to please introduce before the House the NWFP Public Service Commission Bill, 2010. The honourable Minister for Law, please.

Minister for Law: Sir, I wish to lay before this august House the NWFP Public Service Commission Bill, 2010. Thank you.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

مجلس قائمہ بابت ماحولیات کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 10. Mr. Fazalullah Khan, MPA/Chairman, Standing Committee No. 11 on Environment, to please present before the House the report of the Committee. Mr. Fazalullah Khan.

(Applause)

Mr. Fazalullah: Thank you, Sir. I beg to move under sub rule (1) of rule 185 of the Provincial Assemble of NWFP, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, that the time for presentation of report of the Standing Committee No. 11 on Environment, Forests, Wildlife and Fisheries Department on Trout Fish Farm at Madian

Swat, may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House.

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، فضل اللہ خان، صرف وہ پیش کریں جی۔

جناب فضل اللہ: تہول مے پیش کڑو جی۔ (قہقہے) I may be allowed to present the report in the House.

Mr. Speaker: It stands presented.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! میں ایک چھوٹی سی بات۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی بی بی، بالکل۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! میں بڑے مودبانہ انداز میں ایک بات کرنا چاہتی ہوں آپ کی وساطت سے اس تمام ہاؤس کو کہ اس وقت جناب سپیکر صاحب، ہم حالت جنگ میں ہیں اور ہمارے صوبے کو اس وقت Unity کی، اتفاق کی اور تمام لوگوں کو اکٹھا کرنے کی ضرورت ہے۔ جناب سپیکر صاحب! سب لوگوں کو یہ پتہ ہے کہ جب تک آئین میں 'ٹو تھرڈ' میجارٹی سے کوئی نام یا 'کومہ ' یا کوئی چیز ایسی نہیں بدلتی ہے، تب تک ہمیں ڈاکومنٹس میں یا کسی اور چیز میں کوئی اور نام نہیں لینا چاہیئے۔ جناب سپیکر صاحب، جب 'امنڈمنٹ' ہو جاتی ہے اور وہاں پر جب کوئی نام چینج ہو جاتا ہے تو اس کے بعد بے شک یہاں پر سب لوگ اسی نام کو لیں گے لیکن اس وقت ضرورت ہے، صوبہ سرحد میں ہم لوگ جس جنگ کی حالت سے گزر رہے ہیں، وہاں پر تمام لوگوں کو On board کرنے کیلئے، تمام لوگوں کو اکٹھا کرنے کیلئے، تمام ملک کو اکٹھا کرنے کیلئے جناب سپیکر صاحب، میں اس ہاؤس سے ریکویسٹ کروں گی کہ بار بار پختونخوا جو ابھی تک کسی بھی جگہ پر منظور نہیں ہوا ہے، میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ آپ ہاؤس میں اپنی ایک رولنگ دیدیں کہ یہ باہر جو مرضی ہے، کریں لیکن اس ہاؤس میں تمام صوبے کے لوگوں کو Together کرنے کیلئے اس نام کا بار بار استعمال نہ کریں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بی بی! میں اس میں اتنا بتادوں کہ جو 'ایشو' Raise کیا گیا ہے۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، سارے بیٹھ جائیں، میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔

(شور)

جناب عطیف الرحمن: جناب سپیکر۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ابھی آپ سارے بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں جی۔ آپ بیٹھ جائیں جی۔ اس بی بی نے جو پوائنٹ Raise کیا ہے، ۔۔۔۔۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ میری بات سنیں، بیٹھ جائیں سب۔ بی بی نے جو پوائنٹ Raise کیا ہے ۔۔۔۔۔

جناب عطیف الرحمن: جناب سپیکر صاحب! زما په خیال دوئ ته تاسو د خبرو کولو اجازت ورکړو او مونږ ته نه راکوئ۔

جناب سپیکر: کیا جی؟

جناب عطیف الرحمن: هغے له مو د خبرو کولو موقع ورکړه او مونږ ته نه راکوئ۔

جناب سپیکر: نه، هغے ته جواب زۀ ورکوم کنه، تاسو کښېنئ کنه۔ اس پر پہلے ایک سپیکر صاحب نے رولنگ Already دی ہوئی ہے، اس کی کاپی آپ کو پیش کی جائیگی۔ اجلاس کو مورخہ 9 جنوری 2010، بروز ہفتہ سہ پہر چار بجے تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔ تھینک یو۔

(اسمبلی کا اجلاس بروز ہفتہ مورخہ 9 جنوری 2010 سہ پہر چار بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)